نظرات

۱۵ر اگست کی تاریخ ہر سال آتی ہے اور آتی رہے گی۔ یہ تاریخ ہندوستان اور ہندوستانی عوام کے لئے ہر لحاظ سے اہمیت کی حامل ہے۔ اس تاریخ میں ہندوستان پر ہندوستانیوں کی حکومت دوبارہ قائم ہوئی تھی ایک عرصہ تک ہندوستان انگریز سامراج کی غلامی کے پھندے میں جکڑا ہوا تھا اور اس غلامی کے خلاف ایک طویل جد وجہد عمل میں لائی گئی، ہزاروں ہندوستانی اپنے ملک کی غلامی سے نجات کے لئے انگریز سامراج سے لڑائی لڑتے ہوئے موت سے ہمکنار ہوئے۔ ہندوستان کے نامور علماء کرام نے آزادی کے لئے جنگ کا اعلان کیا ملک کو غلامی سے مکمل طور پر چھٹکارا دلانے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دیں، پھانسی کے تختے پر ہنستے ہوئے جھول گئے ان کی قربانیوں کی بدولت یہ ملک آزاد ہوا۔

۱۵ر اگست کی تاریخ اپنی اسی آزادی ملنے کی یادگار تاریخ ہے۔ جسمیں ہم اپنے ملک کی فلاح و بہبودگی کے لئے نئے نئے پلان بناتے ہیں اپنے ملک کی ترقی و کامیابی کے لئے فکر و تدبر تلاش کرتے ہیں اور ہمارے ملک کے حکمراں عوام و خواص کے سامنے ملک و عوام کی خدمت و ترقی کے پروگراموں کا اعلان کرتے ہیں۔ اور ۱۵ر اگست ۹۸ء کی تاریخ مزید اہمیت کی یوں حامل ہوگئی ہے کہ اس تاریخ کو اس جماعت کے رہنما وزیر اعظم ۱۵ر اگست کو لال قلعہ سے ہندوستانی عوام کو خطاب کریں گے جو ملک کی آزادی کے بعد عالم وجود میں آئی تھی اور جس کا پہلا نام جن سنگھ تھا! ور دوسرا نام

بھارتیہ جنتا پارٹی ہے۔ اور جس نے اپنے قیام کے روز اول سے حزب اختلاف کے فرائض انجام دیئے تھے۔ حکومت پر بحیثیت حزب اختلاف کے ہمیشہ ہی تنقید کرنے میں پیش پیش رہی ہے۔ آج یہ جماعت حزب اختلاف کی کرسی سے چھلانگ لگا کر حکمراں جماعت کی کرسی پر براجمان ہے۔ اس وجہ سے اس بار کی ۱۵ اگست ۱۹۹۸ء کی تاریخ نہ صرف اہم بلکہ دلچسپ بھی ہو گئی ہے۔

بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت کو مرکز میں قیام کے چار مہینے پورے ہو چکے ہیں۔ اور اب چاروں طرف نظر دوڑا کر ہم ملک کے حالات کا جب جائزہ لیتے ہیں۔ تو ہمیں ہر طرف یاس و ناامیدی ہی دکھائی دیتی ہے۔ مہنگائی اور وہ بھی کمر توڑ مہنگائی نے عوام الناس کا کچومر ہی نکال دیا ہے۔ آٹا دال چاول دودھ دہی سبزی گوشت یہ سب چیزیں زبردست مہنگائی کی وجہ سے عام لوگوں کی پہنچ سے دور بہت دور ہوتی جارہی ہیں۔ ایک بار جبکہ جناب اٹل بہاری باجپئی حزب اختلاف کی بنچوں پر بیٹھا کرتے تھے اس وقت انھوں نے مہنگائی کا رونا روتے ہوئے کہا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت قریب آرہا ہے جب لوگ تھیلوں میں بھر بھر کر نوٹ لیجایا کریں گے اور اس کے عوض میں جو بھی سامان خورد و نوش خرید کر لائیں گے وہ چھوٹی چھوٹی تھیلیوں میں لے کر گھر آیا کریں گے۔ ایسا معلوم دیتا ہے کہ وہ وقت (خدا کرے نہ آئے) آنے والا دکھائی دے رہا ہے۔ جہاں عوام مہنگائی کی مار سے بے حال ہیں وہاں پانی اور بجلی کی آئے دن قلت نے بھی انکا جینا دوبھر کر دیا ہے — حکمراں طبقہ اسے صرف اخبارات کی من گھڑت خبریں بتا کر اپنا دامن بچانے کی کوشش کرتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عوام کی ان تکالیف سے حکمراں طبقہ اپنے کو ناواقف بنائے ہوئے ہے۔ یہ مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ اگر مہنگائی اور پانی و بجلی کی قلت سے وہ حکمراں طبقہ ابھی تک غافل ہے جو خود ایک عرصہ تک حزب اختلاف کے بنچوں سے

حکومت پر اس سلسلے میں نکتہ چینی کرتا رہا ہے تو بڑے ہی تعجب کی بات ہے۔ اور اس سے عوام کی مایوسی میں قدرتی اضافہ ہوتا ہے۔ ابھی حال ہی میں ٹی وی چینل پر آپ کی عدالت میں دہلی کے چیف منسٹر جناب صاحب سنگھ ورما نے جب یہ بات کہی کہ دہلی میں مہنگائی اور پانی و بجلی کی قلت صرف اخبارات ہی بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں تو آپکی عدالت کے جج نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے انھیں مشورہ دیا کہ وہ عوام کے مسائل جاننے اور سمجھنے اور ان کی تکالیف کا جائزہ لینے کے لئے ہر ہفتہ کسی نہ کسی علاقہ میں جاکر بھیس بدل کر گھوما کریں جب ہی انھیں حقیقت حال کا پتہ ہوگا۔ حکمراں طبقہ کے لوگوں کو ہمارا بھی یہی مشورہ ہے کہ وہ اپنے اپنے طور پر خود علاقوں میں اچانک جائیں اور گھومیں اور عوام کے مسائل کا جائزہ لیں اور پھر ان کا تدارک کرنیکی طرف مستعدِ عمل ہو جائیں۔ یہ ہی ملک کی اور اسکے عوام کی صحیح معنوں میں خدمت ہوگی ملک اور عوام کی خدمت ہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ یہ بات انھیں ہر وقت اور ہر حال میں ذہن نشین کرلینی چاہیئے۔ جب ہی ملک و عوام کو ان سب کٹھن تکالیف و مشکلات اور مہنگائی کی مار سے نجات نصیب ہوگی۔ اسی کے ساتھ عوام کی بھی خود کی ذمہ داری ہے کہ وہ مہنگائی کو کم کرنے میں اپنی ذمہ داری کو بھی فراموش نہ کرے اور ملک میں آئے دن تشدد و خوں ریزی کے واقعات، اغوا کے افسوسناک واقعات کے تدارک کے لئے بھی عوام کو خود کوشاں ہونے کی ضرورت ہے عوام اپنے کو بھی ذمہ دار سمجھیں اور ملک میں امن و امان کی ہر طرح بحالی اور قتل و غارت گری کے واقعات اور بچوں کو اغوا ہونے سے بچانے کے لئے ملک کے عوام اپنی آئینی ذمہ داریوں سے بھی خبردار رہیں۔ یہ وقت و حالات کی مانگ و ضرورت ہیں۔

ٹائمز آف انڈیا گروپ کے اخبارات سے یہ جان کر ملت اسلامیہ کو یقیناً خوشی و مسرت